PRWSWO

SPO
Strengthening
Participatory
Organization
ادارہ استحکام شرکتی ترقی

Canada

OXFAM

گائیڈ بک

برائے

رضاکاران و کمیونٹی ورکرز

Women's Voice & Leadership (WVL) Pakistan
This project is funded by the Government of Canada
through Global Affairs Canada

فہرست موضوعات

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	2
2	وضاحت و تلخیص	3
3	ٹریننگ کے موضوعات	4
4	سیشن نمبر: 1 (تعارف)	5
5	سیشن نمبر: 2 (کم عمری اور جبری شادی کا مسئلہ اور مضمرات)	6
6	سیشن نمبر: 3 (بچپن کی شادی/کم عمری کی شادی اور قوانین)	7
7	سیشن نمبر: 4 (خواتین کے تحفظ سے متعلقہ قوانین)	9
8	سیشن نمبر: 5 (کام کرنے کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کا ایکٹ 2010)	13
9	سیشن نمبر: 6 (انصاف کی فراہمی کے نگران اور معاون ادارے)	15
10	سیشن نمبر: 7 (خواتین اور بچوں کے تحفظ کی کمیٹی)	23

پیش لفظ

ہمیں یہ بتا کر خوشی محسوس ہوتی ہے کہ پاکستان رورل ورکرز سوشل ویلفیئر آرگنائیزیشن نے علمی اور تحقیقی میدان میں مختلف دیہی ترقی اور انسانی حقوق کے موضوعات پر بے شمار تربیتی کتابچہ جات، تحقیقی کتب اور آگاہی پوسٹر کا اجراء کیا۔ جس سے نہ صرف دیہات کے لوگوں کی علمی معلومات میں اضافہ ہوا بلکہ مختلف اداروں کے سٹاف ممبران نے بھی استفادہ کرتے ہوئے اپنی علمی استعداد بڑھائی جس سے ان کی پیشہ ورانہ مہارتوں میں اضافہ ہوا جس کی بدولت وہ اپنے اپنے اداروں میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اگر ہم دیہات کے لوگوں کی بات کریں تو ہماری تنظیم نے ان علاقوں میں جہاں محروم طبقات کے لوگوں کی علمی معلومات کم تھی ان کو پراجیکٹ کے متعلق تفصیلات، انسانی حقوق اور علاقے کے مسائل پر بیداری کی مہمات کو تحریری اور تصویری ذریعے سے ان تک پہنچایا اور وہاں کے لوگوں نے ان معلومات کو دوسرے افراد تک پہنچاتے ہوئے کمیونٹی کو مستفید کیا۔ تنظیم کے ساتھیوں نے ان تحریری مواد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی علمیت اور مہارتوں میں اضافہ کیا اور کمیونٹی کے افراد کی خدمات میں پیشہ ورانہ مہارتوں اور بہتر تعمیری رویوں کے ساتھ عملی اقدامات اٹھاتے ہوئے لوگوں کی معاونت کر رہے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں اس مواد کی اشاعت کے ذریعے خواتین اور بچوں کے تحفظ کی کمیٹی کے ممبران اپنے علاقے میں بااحسن ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے عورتوں اور بچوں کے بارے میں بہترین فیصلے کریں گے اور عملی اقدامات اٹھائیں گے۔
جن سے ان کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔

صابر فرحت
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

یاسمین مسلم
صدر

وضاحت و تلخیص

ٹریننگ کے مقاصد	• دیہات کی خواتین اور مردوں کو تنظیم سازی کی آگاہی دینا • خواتین اور بچوں کی کمیٹی کی تشکیل اور اسکے کردار اور افعال پر آگاہی دینا • کم عمری اور جبری شادی کی روک تھام کے قانون سے آگاہی و واقفیت دینا • خواتین اور بچوں کے حقوق کے تحفظ کے قوانین اور اداروں سے روشناس کروانا • خواتین کو ترقی کے عمل میں شرکت کیلئے متحرک کرنا
تربیت کار (ٹریز) کے لئے راہنما اصول	• تربیت کار (ٹریز) صنفی حساسیت کا خیال رکھتے ہوئے کوئی ایسی بات نہیں کرے گا/گی جس سے خواتین ناگواری اور بوجھ محسوس کریں۔ • خواتین کے ساتھ کام کرتے ہوئے صنفی برابری کے اصول کو مدنظر رکھا جائے اور خواتین کو بات چیت کرنے اور ٹریننگ میں شمولیت کو یقینی بنائے گا لیکن کسی کو بات چیت کیلئے زیادہ مجبور نہیں کرے گا/گی کہ وہ تنگ آجائیں یعنی ٹریز نے تمام شرکاء کی حوصلہ افزائی کے اصول کو مدنظر رکھنا ہے۔ • فرقہ پرستی، سیاسی اور غیر متعلقہ گفتگو سے مکمل پرہیز کیا جائے گا • ٹریننگ کے دوران وقت کی پابندی کا خیال رکھا جائے گا • ٹریز سادہ اور سہل زبان استعمال کرے گا جس کو تمام لوگ سمجھ سکیں • مقامی رسم و رواج اور ثقافت کا احترام کیا جائے گا
انتظامات کے لئے ہدایات	• وبائی عالمی بیماری COVID-19 سے بچنے کیلئے ایس او پیز کا مکمل خیال رکھتے ہوئے، تمام شرکاء کو فیس ماسک مہیا کئے جائیں گے اور ہینڈ سینٹا ئزر کا استعمال کیا جائے گا • ٹریننگ ایک ہال کمرہ میں منعقد کی جائے یا ٹینٹ لگائے جائے تو وہ چاردیواری کے اندر ہوں • شرکاء کیلئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا جائے گا • کرسیوں کی ترتیب گول دائرہ میں ہوگی۔ فرشی قالین کا بھی انتظام کیا جاسکتا ہے • تمام شرکاء کو کاپی اور بال پوائنٹ فراہم کی جائے گی

ٹریننگ کے موضوعات

یہ ایک روزہ تربیت خواتین اور بچوں کے تحفظ کی کمیٹی کے ممبران کیلئے ہے جس کا دورانیہ 6 تا 8 گھنٹے ہوگا اور اس دورانیہ میں درج ذیل موضوعات زیر بحث لائے جائیں گے۔

1. شرکاء کا باہمی تعارف
2. تنظیم کا تعارف
3. پراجیکٹ کا تعارف
4. خواتین اور بچوں کی کمیٹی کیوں ضروری ہے؟
5. کم عمری اور جبری شادی کیا ہے اور اسکے مضمرات کیا ہیں؟
6. کم عمری اور جبری شادی قانون کی نظر میں
7. خواتین اور بچوں کے تحفظ کے قوانین، ادارے اور ان تک رسائی کا طریقہ کار

ٹریننگ کا طریقہ کار

یہ ٹریننگ شراکتی طریقہ عمل سے ہوگی۔ جس میں درج ذیل طریقہ جات شامل ہوں گے۔

سوچ کا عمل (Brain Storming)، گروپ ورک، کھیل (رول پلے)، پیشکش (Presentation)، ملٹی میڈیا پریزنٹیشن، بحث مباحثہ، سچی کہانیاں (Case Study) درس وتدریس (لیکچر)۔ آئیس بریکر (شرکاء کا آپس میں گھلنے ملنے کا دلچسپ طریقہ کار)۔ انرجائزر وغیرہ

ٹریننگ کے لئے درکار مواد

ہینڈآؤٹ، نوٹ پیڈ، بال پوائنٹ، فلپ چارٹ، بورڈ مارکرز، وائٹ بورڈ (تختہ سفید) بمعہ سٹینڈ ملٹی میڈیا، سفید کاغذ A4، کیس سٹڈی کی فوٹو کاپی، کاغذ کٹر، قینچی، سٹپلر وغیرہ

سیشن نمبر 1

تعارف

مقاصد:

- ☆ شرکاءایک دوسرے کے بارے میں واقفیت حاصل کریں گے
- ☆ آرگنائزیشن سے واقفیت حاصل کریں گے
- ☆ پراجیکٹ کے بارے میں واقفیت حاصل کریں گے

درکارسامان:- کارڈز، ملٹی میڈیا، مارکرز، وائٹ بورڈ

درکاروقت:- 30منٹ

ٹریننگ کا آغاز اور تعارف

ابتدائیہ کلامات کے بعد تمام شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے تعارفی سلسلہ شروع ہوگا اور تمام شرکاء سے کہا جائے گا کہ دو افراد آپس میں ملکر ایک دوسرے کا نام یاد کریں اور ایک دوسرے کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں اور ہر ایک فرد اپنی ایک خوبی اور ایک خامی بتائے گا۔ شرکاء اس دلچسپ عمل کے بعد ایک دوسرے سے واقف ہو جائیں گے اور ٹریننگ کا اگلا مرحلہ شروع ہوگا۔

دوسرے مرحلے میں تنظیم کا تعارف اور پراجیکٹ کا تعارف کروایا جائے گا

تنظیم کا تعارف

پاکستان رورل ورکرز سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن ایک فعال، غیر سرکاری، غیر منافع بخش، سماجی ترقیاتی تنظیم ہے۔ جو1998 میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ ہوئی جس کا دائرہ کار پاکستان بالعموم اور جنوبی پنجاب بالخصوص ہے۔ تنظیم کی منزل ہے کہ انسانی فلاح وترقی کو پائیدار اور مثبت نتائج کے ذریعے پروان چڑھا کر خوشگوار اور واضح سماجی تبدیلی لائی جا سکے۔

تنظیم کا بنیادی مقصد پاکستان کے دیہی علاقوں میں رہنے والے غریب، مفلوک الحال اور غیر مراعات یافتہ افراد کی مختلف النوع طریقہ کار اور پالیسیوں کے ذریعے سماجی و معاشی حالت کو بہتر بنانا ہے تاکہ نئی صدی کے ترقیاتی مقاصد کی تکمیل کے پیش نظر جملہ افراد کو نچلی سطح تک خدمات باہم پہنچا کر ایک متوازن مربوط و مضبوط معاشرے کی تشکیل کو یقینی بنایا جا سکے اور انسانی ترقی کو بتدریج پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

پراجیکٹ کا تعارف

خواتین اور مردوں کو صنفی مساوات اور خواتین کے حقوق کے بارے میں آگاہی بیدار کرنا تاکہ خواتین اور بچوں کے انسانی حقوق کا احترام ہو سکے۔خواتین اور بچوں کی جبری اور کم عمری کی شادیوں کے رجحانات کے خاتمے یا کم کرنے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے جا سکیں۔

اس پراجیکٹ میں بہاولپور کے 15 دیہاتوں کے لوگوں کی شعوری آگاہی کی سرگرمیاں، نکاح خواں اور مذہبی راہنماؤں کی میٹنگ و ٹریننگ، رضا کار اور سماجی کارکنوں کی ٹریننگ و نیٹ ورکنگ، سٹریٹ تھیٹر پروگرام، خواتین اور بچوں کے تحفظ کی کمیٹی کی ٹریننگ اور میٹنگز، سیاسی راہنماؤں اور پارلیمانی ممبران کے ساتھ میٹنگز، متعلقہ سرکاری اداروں کے ملازمین سے میٹنگز اور ضلع بہاولپور کی تنظیموں کی میٹنگ اور استعداد کاری جیسے امور شامل ہیں۔

سیشن نمبر 2

کم عمری اور جبری شادی کا مسئلہ

مقصد:

- ☆ کم عمری اور جبری شادی کے مسئلے کو سمجھ سکیں: -
- ☆ کم عمری اور جبری شادی کے بارے میں اپنے علاقے میں موجود روایات کے خاتمے پر بات کر سکیں
- ☆ کم عمری اور جبری شادی کی اقسام، وجوہات اور اثرات پر بات ہو سکے

درکار وقت: - ایک گھنٹہ

درکار سامان: - چارٹ، مارکرز، ملٹی میڈیا، وائٹ بورڈ

کم عمری اور جبری شادی کیا ہے؟

چھوٹی عمر میں بچیوں کی شادی ایک معاشرتی برائی ہے۔کم عمر بچیوں کی شادی کرنا نہ صرف ان کی صحت کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ جذباتی طور پر بھی یہ ان سے ایک زیادتی ہے۔کیوں کہ چھوٹی عمر لڑکیاں بچہ پیدا کرنے سے ماں کی ذمہ داری پوری کر سکتی ہیں اور نہ ہی گھریلو ذمہ داری ادا کرنے کے قابل ہوتی ہیں۔چھوٹی عمر میں لڑکیوں کی شادی کرنا ان کی آزادی سلب کرنے کے برابر ہے۔ایسی روایات سے لڑکیاں نہ ہی تعلیم مکمل کرنے کا سوچ سکتی ہیں اور نہ ہی اپنے با اختیار محفوظ مستقبل کا فیصلہ کرنے کے قابل رہتی ہیں۔لڑکیوں کو بچپن سے ہی یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ ان کا واحد مقصد صرف شادی ہے اور وہ شاید اسی لیے پیدا ہوئی ہیں۔اس احساس سے ان کی ذہنی اور معاشرتی آزادی سلب ہو جاتی ہے۔گھریلو جھگڑوں اور خواتین پر تشدد کے بیشتر واقعات بھی ایسی ہی وجوہات کی بنا پر ہوتے ہیں۔

کم عمری کی شادی کی بنیادی وجہ فرسودہ رسم رواج، غربت اور لالچ ہے۔ یوں بھی ہوتا ہے کہ ہماری سوسائٹی کے افراد چھوٹی عمر کی لڑکی کی بڑی عمر کے آدمی سے شادی کر دیتے ہیں جس سے بہت سے طبی، معاشرتی اور گھریلو مسائل بڑھتے ہیں۔

موجودہ معاشرتی صورتحال میں کم عمری کی شادیوں سے مسائل جنم لے رہے ہیں اس کے لیے عوامی آگاہی ہی واحد حل ہے، تاکہ کم عمر میں لڑکیوں کی شادی سے والدین خود اجتناب کریں اور اس فعل کو معیوب سمجھیں اور علاقے کے رہائشی بھی ایسا عمل روکنے میں فعال کردار ادا کر سکیں۔

سیشن نمبر 3

بچپن کی شادی/کم عمری کی شادی اور قوانین

مقاصد:

- ☆ کم عمری کی شادی کے قوانین کیا ہیں اور کم عمری کسے کہتے ہیں؟
- ☆ کم عمری کی شادی کے حوالے سے شکایت کا طریقہ کیا ہے؟
- ☆ کم عمری کی شادی کے قوانین کیا ہیں اور مجوزہ سزائیں کیا ہیں؟

درکار سامان: - کیس سٹڈیز، ہینڈ آؤٹس، چارٹ، مارکرز

درکار وقت: - ایک گھنٹہ

بچپن کی شادی کا ممنوعہ قانون 1929ء اور پنجاب ترامیمی ایکٹ 2015ء

کم عمر میں کی گئی شادی قانون کے مطابق تعین کردہ عمر سے پہلے کی جائے تو وہ بچپن یعنی کم عمری کی شادی کے زمرے میں آتی ہے جس سے متعلق باقاعدہ قانون 1929ء سے موجود ہے اور شادی کرنے والے، کروانے والے کیلئے سزا کا تعین ہے۔ بچپن کی شادی کا ممنوعہ قانون مجریہ 1929ء پاکستان میں اب بھی نافذ العمل ہے، اس قانون کے مطابق شادی کرنے والے لڑکے کی کم از کم عمر 18 سال اور لڑکی کی کم از کم عمر 16 سال مقرر ہے۔

اس عمر سے چھوٹی عمر میں کی جانے والی شادی/ نکاح کم عمری یعنی بچپن کی شادی (چائلڈ میرج) کے زمرے میں آتی ہے، جسکی سزا مقرر ہے اور قصوروار جس میں وہ بالغ، والدین، نکاح خواں یا سرپرست (گارڈین) جو کوئی بھی کم عمری کی شادی کرے گا یا کروائے گا یا معاونت کریگا تو وہ سزاوار ہوگا اور صوبہ پنجاب میں 2015ء میں کم عمر شادی کی روک تھام کے قانون میں ترمیم کی گئی جس کے مطابق چھ ماہ تک قید اور

پچاس ہزار روپے جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔عورت کو اس سزا سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

شکایت کا طریقہ کار

بچپن کی شادی کی شکایت متعلقہ یونین کونسل کو کی جائے گی جو شکایت کو متعلقہ فیملی کورٹ میں بھجوائے گی اور فیملی کورٹ کو جوڈیشل مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیار حاصل ہیں جو اس شکایت پر قانونی کارروائی کے بعد قصوروار کو سزا سنائے گی۔ اگر کوئی بچپن کی شادی ہونے جا رہی ہو تو اسکی اطلاع بھی متعلقہ یونین کونسل کو کی جاسکتی ہے جو فوری طور پر ایسی کم عمری کی شادی رکوانے کے قانونی اقدامات کر سکتے ہیں۔ مزید برآں فوری طور پر ایسی شادی کو رکوانے کیلئے 15 نمبر پر شکایت درج کرئی جاسکتی ہے جس پر مقامی پولیس فوراً کارروائی کرے گی۔

سرگرمی: گروپ ورک

- سہولت کار شرکاء کو تین گروپس میں تقسیم کرے گا
- ہر گروپ کو ایک کیس سٹڈی دی جائیگی
- شرکاء کو کیس سٹڈی کو پڑھنے اور اس کے آخر میں جوابات تلاش کرنے کے لیے پندرہ منٹ کا وقت دیا جائے گا
- پندرہ منٹ بعد سہل کار ہر گروپ کے کام جائزہ لے گا اور ضرورت پڑنے پر جوابات کی تصحیح کر دیگا

کیس سٹڈیز

کیس سٹڈی نمبر 1

قاضی فتح دین نکاح خواں نے 55 سالہ بکھو خان کا نکاح 15 سالہ لاڈو رانی کے ساتھ اسکی مرضی کے مطابق پڑھا دیا جبکہ لڑکی کی عمر کی تصدیق کئے بغیر دلہن کی عمر کے خانے میں 16 سال لکھ دیا ہے۔ دلہن کے والد خیر دین نے اس نکاح نامہ کو چیلنج کر دیا ہے اور لڑکی کی عمر کی بابت نادرا کا ب فارم بطور ثبوت پیش کیا ہے جس کے مطابق لڑکی کی عمر 15 سال بنتی ہے۔

- ☆ اس کیس میں بکھو خان سے کیا جرم سرزد ہوا ہے؟
- ☆ نکاح خوان کا عمل قابل سزا ہے؟
- ☆ لاڈو رانی کا باپ اس نکاح نامے کو کہاں چیلنج کرے گا؟

کیس سٹڈی نمبر 2

ایف آئی آر کے مطابق بہادر خان اے۔ایس۔آئی نے 15 پر اطلاع ملنے پر وسیب بستی میں خیر دین کے ایک گھر پر چھاپہ مارا۔ جہاں

ایک کم عمرلڑکی گلشن بی بی کی شادی ہونے جارہی تھی۔تاہم پولیس نے ملزم دلارخان (دولہا) منیرعلی (دولہا کا بھائی) اورشمس خان (دولہا کا چچازاد بھائی) کوحراست میں لے لیا۔پندرہ سالہ بچی گلشن بی بی نے بتایا کہ اُسے کچھ علم نہیں کہ کیا ہونے جارہا تھا،اوروہ شادی نہیں کروانا چاہتی بلکہ اُسے دھوکے سے اغواءکرکے اس گھر میں زبردستی لایا گیا تھا۔

- ☆ اس کیس میں دلارخان نے کس جرم کاارتکاب کیا ہے؟
- ☆ پولیس کوکون کونسے جرائم ایف آئی آر میں درج کرنے چاہیے؟
- ☆ اگراُس کے والدین کی بابت کوئی معلومات نہیں ملتی توگلشن بی بی کوفوری طورپرکہاں منتقل کرنا چاہیے؟

کیس سٹڈی نمبر3

مقامی سماجی تنظیم کواطلاع دی گئی کہ ڈیرہ بستی پرایک کم عمر16 سالہ لڑکے کی شادی ہونے جارہی ہے، تنظیم کے سوشل ورکرسعدیہ اوراکرم نے موقع پر پہنچے تواُنہیں معلوم ہوا کہ ایک چالیس سالہ خاتون اصغری بیگم کی شادی اسلم کے بیٹے فرخ سے ہورہی ہے۔اختری بیگم اُس کی قریبی رشتے دارہےاورحال ہی میں اُسکے خاوندکاانتقال ہواہےجس نے ترکہ میں کئی ایکڑزرعی زمین اوردولت چھوڑی ہے،جبکہ اُسکی اولاد بھی نہ تھی۔اسلم اپنے بیٹے فرخ کی شادی اس سے دوگنی عمرکی عورت سے کرکے اپنے مرحوم خاندانی رشتے دارکی جائیدادکوکسی دوسرے کے پاس جانے سے روکنا چاہتاہےنکاح خوان لڑکے کی عمرکاتعین کیے بغیرنکاح رجسٹرکرواکے دینے کے لیے تیارہے۔

- ☆ کیا یہ کم عمری کی شادی ہے؟
- ☆ اس خاتون اختری بیگم کوکم عمری کی شادی کی ممانعت کے قانون کے تحت کیا سزا ملے گی؟
- ☆ کیا آپ کےنزدیک کوئی اورجرم بھی اس کیس میں بنتا ہے؟

سیشن نمبر 4

خواتین کےتحفظ سےمتعلقہ قوانین

پاکستان میں خواتین آبادی کاتقریباًنصف ہیں جبکہ پاکستان میں خواتین کے سماجی،معاشی اورمعاشرتی حالات سازگارنہ ہیں جبکہ آئین اس بات کا ضامن ہے کہ ریاست تمام شہریوں سے منصفانہ اور برابری کا سلوک رکھے گی جبکہ صنف کی بنیاد پربھی کوئی امتیازی سلوک نہ رکھا جائے گا۔

پاکستان اقوام متحدہ کاممبرہےاورضمن میں بطورریاست اس نے کئی معاہدات اورکنونیشنزپردستخط کئے ہوئے ہیں۔خواتین سے ہرقسم کے امتیازی سلوک کے سدباب (CEDAW) ان میں سے ایک ہے۔اسی ضمن میں حکومت کی طرف سےقومی پالیسی برائے ترقی نسواں ترتیب دی گئی اورخواتین کے تحفظ کے لئے کئی قوانین مرتب کئے گئے۔جوکہ درج ذیل ہیں۔

☆ خواتین مخالف کاروائیوں کی روک تھام (فوجداری قانون میں ترمیم کا قانون 2011ء)

☆ غیرت کے نام پر قتل اور جرائم (فوجداری قانون میں ترمیم 2004ء اور 2016ء)

☆ تیزاب گردی سے تحفظ کا قانون (فوجداری قانون میں ترمیم 2011ء)

مقاصد:

☆ خواتین کے تحفظ کے حوالے سابقہ قوانین میں ترامیم سے آگاہ ہونگے۔

☆ خواتین کی وارثتی جائیداد سے محرومی کے صورت میں فوجداری کاروائی سے آگاہ ہوں گے۔

☆ خواتین کے خلاف منفی رسومات جیسے قرآن سے شادی، بدلہ صلح، ونی، سوارا وغیرہ کے خلاف قانونی چارہ جوئی سے واقف ہوں گے۔

☆ خواتین کو تیزاب گردی یا کیمیائی مواد سے جلائے جانے کے حوالے سے قوانین میں تبدیلی سے واقف ہوں گے۔

درکار سامان: - ہینڈ آؤٹس، چارٹ، مارکرز

دورانیہ: 1 گھنٹہ 15 منٹ

تعزیرات پاکستان کے سیکشن میں ترامیم

☆ تعزیرات پاکستان میں سیکشن 310-A کا اضافہ

جھگڑا نمٹانے کیلئے بدلے صلح، ونی، سوارہ وغیرہ کی صورت میں عورت کو شادی میں دینے کی سزا:-

اگر کوئی عورتوں کو جھگڑا نمٹانے کیلئے بدلے صلح، ونی، سوارہ وغیرہ اور کسی بھی دیگر رسم کی صورت میں کسی کے نکاح میں دیتا ہے یا نکاح/شادی کیلئے مجبور کرتا ہے تو وہ لازمی سزاوار ہوگا۔ جس کی سزا سات سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہوگی۔ (نوٹ: قید کی سزا کسی صورت میں تین سال سے کم نہیں ہوگی)۔

☆ تعزیرات پاکستان میں سیکشن 498-A کا اضافہ

عورت کو وراثتی جائیداد سے محروم کرنے کی ممانعت

جو کوئی بھی دھوکہ دہی یا غیر قانونی ذریعہ سے کسی بھی عورت کو منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد وراثت سے محروم کرے گا تو

☆ تعزیرات پاکستان میں سیکشن 498-A کا اضافہ

عورت کو وراثتی جائیداد سے محروم کرنے کی ممانعت

جو کوئی بھی دھوکہ دہی یا غیر قانونی ذریعہ سے کسی بھی عورت کو منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد وراثت سے محروم کرے گا تو وہ لازمی سزاوار ہوگا۔ اور یہ سزا دس سال تک قید اور دس لاکھ روپے جرمانہ ہوگی۔ (نوٹ: قید کی سزا کسی صورت پانچ سال سے کم نہ ہوگی)۔

☆ تعزیرات پاکستان میں سیکشن 498-B کا اضافہ

جبری شادی کی ممانعت

جو کوئی بھی کسی طریقے سے کسی عورت کو جبری شادی کیلئے مجبور کرتا ہے تو وہ لازمی سزاوار ہوگا۔ اور یہ سزا سات سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہوگی۔ (نوٹ: قید کی سزا کسی صورت تین سال سے کم نہ ہوگی)۔

☆ تعزیرات پاکستان میں سیکشن 498-C کا اضافہ

قرآن سے شادی کی ممانعت

جو کوئی بھی کسی طریقے سے کسی عورت کو قرآن سے شادی کیلئے مجبور کرتا ہے یا ایسی شادی کیلئے سہولت مہیا کرتا ہے یا بندوبست کرتا ہے تو وہ لازمی سزاوار ہوگا۔ اور یہ سزا سات سال تک قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ ہوگی۔ (نوٹ: قید کی سزا کسی صورت تین سال سے کم نہ ہوگی)۔

وضاحت: عورت سے قرآن پر قسم لی جاتی ہے کہ وہ اپنی باقی کی زندگی غیر شادی شدہ رہے گی۔

☆ تعزیرات پاکستان میں سیکشن 402-D کا اضافہ

صوبائی حکومت کی زنا بالجبر کی سزاؤں میں دخل اندازی کی ممانعت

صوبائی حکومت (1860 کے ایکٹ XLV) دفعہ 376 کے تحت منظور ہونے والی کسی بھی سزا کو معطل، بدلے یا منسوخ نہیں کرے گی۔

☆ (دوسری ترمیم) قانونِ فوجداری ایکٹ 2011 تیزاب پھینکنا جرم

تیزاب گردی

یہ قانون خواتین کو ایسے واقعات سے محفوظ رکھنے کے لئے بنا ہے جس میں کسی کیمیائی مواد کے ذریعے ان کے چہرے اور جسمانی خدوخال کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ تعزیرات پاکستان اور ضابطہ فوجداری اور قیدیوں کا مسودہ 1919ء متاثرہ خواتین کی اعانت کے ساتھ ساتھ زہریلے مواد کے کاروبار پر بھی پابندی لگاتا ہے۔

وضاحت: بدنما کا مطلب چہرہ کی تبدیلی، یا بگاڑنا، یا خرابی جسم یا انسانی جسم کے کسی حصے کو نقصان یا زخمی کرنا یا اس شخص کے ظاہری توازن کو مسخ کرنا ہے۔

☆ 336-A -بدنما کرنے والے مواد سے نقصان

جو بھی ارادے کے ساتھ یا جان بوجھ کر گلا دینے والا مادہ/مواد کے ذریعہ کسی کو تکلیف دینے کا سبب بنے یا ایسی کوشش کرے جو انسانی جسم کے لیے اتنا زہر آلود ہو کہ اس کو نگلنے، سونگھنے سے نقصان ہو، یا انسانی جسم کے ساتھ رابطے میں آنے یا جسم کو اس سے تکلیف یا نقصان ہو۔

وضاحت: گلا دینے والے مواد سے مراد وہ مادہ/مواد ہے جو انسانی جسم کے کسی بھی عضو کو تباہ، نقصان یا ٹکڑے ٹکڑے کر دے یعنی تیزاب، دھماکہ خیز مواد وغیرہ۔

☆ غیرت کے نام قتل کا ترمیمی قانون 2004ء

اس قانون کے تحت عورت کو غیرت کے نام قتل کرنے کی ممانعت کیلئے غیرت کے نام پر قتل کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 302 میں شمار کیا گیا ہے۔

- اس قانون کا مقصد غیرت کے نام پر قتل، کاروکاری، ونی یا بدلہ صلح کی روک تھام ہے جو قانوناً جرم قرار پائی جا چکی ہے۔
- قانون میں ترمیم کرتے ہوئے جرم کو ناقابل راضی نامہ قرار دیا گیا اور صوبائی حکومت سے بھی سزا کی معطلی یا منسوخی کا اختیار واپس لے لیا گیا۔
- جو کوئی بھی قتل عمد کا جرم کرے گا جس کی سزا بڑھا کر پچیس سال قید کر دی گئی ہے اور جرم قابل سزا ہوگا۔

☆ غیرت کے نام پر جرائم کا ایکٹ 2016ء

- غیرت کے نام پر ترمیمی قانون 2004ء کے علاوہ حکومت نے 2016ء میں فوجداری قوانین میں غیرت کے نام پر کئے جانے والے جرائم کے سیکشن کا اضافہ کیا۔
- اس ترمیمی ایکٹ میں فوجداری قانون میں غیرت کے نام پر کئے جانے والے جرائم میں جو کمی رہ گئی تھی
- وہ پوری کی گئی اور غیرت کے نام پر قتل کرنے والے قریبی رشتہ داروں کو بھی قانون کے دائرے میں لایا گیا۔

☆ پنجاب، خواتین کو تشدد سے تحفظ کا قانون 2016ء

- حکومت پنجاب نے سال 2016ء میں نیا قانون پاس کیا ہے جس کے تحت گھریلو سطح پر تشدد کی شکار خواتین کو فوری طور پر نہ صرف دادرسی حکومت کی سطح پر مہیا کی جائے بلکہ گھر کے اندر بھی تحفظ فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے اور تشدد کرنے والے کو سزا و

جرمانہ کے ساتھ ساتھ تحفظاتی اقدامات کا بھی پابند بنایا گیا ہے۔

- اس قانون میں خواتین کو گھریلو تشدد، جنسی تشدد، نفسیاتی تشدد، معاشی زیادتی اور تعاقب کرنا شامل ہیں۔

سیشن نمبر 5

کام کرنے کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کا ایکٹ 2010ء

مقاصد: -

☆ خواتین کو کام کرنے کی جگہ پر اور ہر جگہ ہراساں کیے جانے کے تحفظ کے بارے میں وضاحت سے آگاہی حاصل کریں گے۔

☆ اس قانون کے تحت دائرہ کار اور طریقہ کار سے واقف ہوں گے۔

☆ اس قانون کے تحت دفتروں اور کام کرنے کی دیگر جگہوں پر ہراساں کرنے کی صورت میں سزاؤں سے واقفیت حاصل کریں گے۔

درکار سامان : - ہینڈ آؤٹس، چارٹ، مارکرز

درکار وقت : - 1 گھنٹہ 15 منٹ

ہراساں کیے جانے سے کیا مُراد ہے؟

جنسی طور پر ہراساں کے جانے سے مُراد ہے کہ کوئی ناپسندیدہ جنسی پیش قدمی، جنسی تعلقات کی استدعا یا دیگر زبانی یا تحریری روابط یا جنسی نوعیت کا جسمانی طرز عمل یا جنسی تذلیل جو کام کی انجام دہی میں رکاوٹ کا سبب بنے یا خوف و ہراس یا جارحانہ یا مخالفانہ ماحول کا باعث بنے، یا مذکورہ مدعا پورا نہ کرنے پر مستغیث کو سزا دینے کے لیے یہ شرط رکھے۔

کام کرنے یا ملازمت کی جگہ سے کیا مراد ہے؟

پورے پاکستان اور تمام اداروں بشمول وفاق، تمام صوبوں، سرکاری، نیم سرکاری وغیرسرکاری، ملٹی نیشنل، کارپوریٹ، رجسٹرشدہ سول سوسائیٹز اور نجی طور پر چلنے والے صنعتی اداروں اور کمپنیز پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

شکایت کے لیے کس کے پاس جایا جائے؟

اس قانون کے تحت ہر ادارے میں لازمی طور پر اس مقصد کے لئے بنائی گئی کمیٹی میں شکایت درج کرائی جاتی ہے۔ کمیٹی نہ ہونے کی صورت میں صوبائی اور اگر دفتر وفاق میں آتا ہو تو وفاقی محتسب کے دفتر میں براہ راست شکایت کی جاسکتی ہے۔

اگر دفتر وفاق میں آتا ہو تو وفاقی محتسب کے دفتر میں براہ راست شکایت کی جاسکتی ہے۔

کمیٹی کی طرف سے سزائیں:

معمولی سزائیں:

1۔ تنبیہ
2۔ انکریمنٹ یا معاشی اضافے کو روکنا
3۔ ترقی پر پابندی لگا دینا کسی ایک خاص عرصہ یا کل وقتی
4۔ تنخواہ میں سے جرمانے کے ادائیگی

انتہائی سزائیں:

1۔ ملازمت میں تنزلی
2۔ جبری ریٹائرمنٹ
3۔ ملازمت سے برخواستگی
4۔ جرمانہ یا متاثرہ فریق کو ہرجانے کی ادائیگی کا حکم

کمیٹی کے فیصلے کے خلاف اپیل:

کمیٹی کے فیصلے پر کوئی بھی فریق، متعلقہ محتسب کے پاس اپیل دائر کرسکتا ہے اور اس کام کے لیے متعین کیا گیا محتسب تیس دن کے اندر اس اپیل پر اپنا فیصلہ صادر کرے گا۔

محتسب کے فیصلے کے خلاف گورنر کو اپیل:-

محتسب کے فیصلے کیخلاف متاثرہ فریق، صوبائی سطح پر گورنر کے پاس اپیل کی کرسکتا/کرسکتی ہے، گورنر بھی تیس دن کے اندر اس اپیل کا فیصلہ کرنے کا پابند ہوگا۔

دائرہ کار

بہت سے لوگ اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قانون صرف ان خواتین کو تحفظ فراہم کرتا ہے جو دفاتر میں کام کرتی ہیں لیکن درحقیقت اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ اور یہ قانون مرد بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

جنسی طور پر ہراساں کرنے پر فوجداری قانون میں ترمیم 2009ء

- ☆ کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کرنے کے ساتھ ساتھ عوامی مقامات پر خواتین کو تحفظ دینے کی غرض سے حکومت پاکستان نے 2009 ءمیں فوجداری قانون ایکٹ (جنسی طور پر ہراساں کرنا) بنایا۔
- ☆ اس قانون کے تحت جنسی ہراساں کرنے کی تعریف بیان کی گئی ہے اور غلط لفظ کا استعمال اور گھورنا بھی جنسی طور پر ہراساں کرنے کے زمرے میں لایا گیا ہے۔
- ☆ اس قانون کا اطلاق ملک بھر میں ہوتا ہے۔
- ☆ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 509 میں سیکشن (B) کا اضافہ کیا گیا۔
- ☆ اس قانون میں کسی ایک جنس کو فوقیت نہیں دی گئی تاہم بیان برائے اعتراضات و وجوہات کے مطابق خواتین ہی سب سے زیادہ مستفید نظر آتی ہیں کیونکہ متاثرہ بھی وہی ہیں۔
- ☆ کمیٹی اپنی گزارشات شکایت کے اندراج کے تیس دن کے اندر مرتب کر کے پیش کرے گی۔

سرگرمی: رول پلے

ٹرینز شرکاء میں سے تین شرکاء کا انتخاب کرے گی/گا۔ اور کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کیے جانے کے قانون کی وضاحتوں اور رول پلے سے شرکاء کو پیش کرے گا۔ کیونکہ متاثرہ بھی وہی ہیں۔

سیشن نمبر 6

انصاف کی فراہمی کے نگران اور معاون ادارے

مقاصد:-

- ☆ شرکاء مسائل کے حل کیلئے انصاف کی فراہمی کے مختلف اداروں کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کریں گے۔
- ☆ شرکاء انصاف کی فراہم کے نگران اور معاون اداروں تک رسائی کے طریقہ کار کو بھی سمجھیں گے۔

درکار سامان:- ہینڈ آؤٹس، چارٹ ،مارکرز ملٹی میڈیا، وائٹ بورڈ

دورانیہ:- 1 گھنٹہ 30 منٹ

6.1 نیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق:-

نیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق ایک آئینی ادارہ ہے جس کا قیام 2012 میں پارلیمنٹ کے ذریعے لایا گیا۔انسانی حقوق کے فروغ اور اس کی حفاظت اس ادارے کا مقصد ہے۔جن انسانی حقوق کا تذکرہ ملکی آئین اوران متعدد عالمی دستاویزات میں ہے جس پر پاکستان نے بطور ریاستی فریق دستخط کئے ہوئے ہیں کمیشن کا ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد میں ہے کمیشن میں چاروں صوبوں، فاٹا، اسلام آباد، اقلیتی برادریوں سے ایک ایک رکن شامل ہوتا ہے۔کمیشن میں سٹیٹس آف وومن پر قومی کمیشن کی چیئر پرسن بھی کمیشن کی ممبر ہوتی ہیں جبکہ کمیشن میں کم از کم 2 خواتین کی تعداد مختص کی گئی ہے۔سپریم کورٹ کا جج بننے کی اہلیت کا حامل شخص یا انسانی حقوق پر عملی علم و تجربہ رکھنے والا شخص چیئر پرسن کی تعیناتی کیلئے اہل ہوگا۔چیئر پرسن اور ارکان کی تعیناتی چار سالوں کیلئے کی جاتی ہے جبکہ اس میں صرف ایک دفعہ کیلئے وسعت بھی دی جاسکتی ہے۔

6.2 پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین:-

خواتین کی حالت پر پنجاب کمیشن برائے خواتین (پی سی ایس ڈبلیو) پنجاب اسمبلی کے منظور کردہ قانون پنجاب کمیشن برائے خواتین ایکٹ 2014 کے ذریعہ ایک نگرانی ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا تھا تا کہ پنجاب حکومت کی قوانین، پالیسیوں اور پروگراموں کو خواتین کے لیے بااختیار یقینی بنانے میں مدد مل سکے . خواتین کی سماجی اور معاشی ترقی کے مزید مواقع حاصل ہوسکیں اور خواتین کے خلاف جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک ختم ہوسکے مارچ،2014 میں پی سی ایس ڈبلیو نے باقاعدہ کام کا آغاز کیا.

ہیلپ لائن:-

خواتین کی حالت پر پنجاب کمیشن برائے خواتین (پی سی ایس ڈبلیو) پنجاب اسمبلی کے منظور کردہ قانون پنجاب کمیشن برائے خواتین ایکٹ 2014 کے ذریعہ ایک نگرانی ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا تھا تا کہ پنجاب حکومت کی قوانین، پالیسیوں اور پروگراموں کو خواتین کے لیے بااختیار یقینی بنانے میں مدد مل سکے اور خواتین کی سماجی اور معاشی ترقی کے مزید مواقع حاصل ہوسکیں اور خواتین کے خلاف جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک ختم ہوسکے مارچ 2014ء میں پی سی ایس ڈبلیو نے باقاعدہ کام کا آغاز کیا.

ہیلپ لائن:-

خواتین اپنے مسائل کے حل کے لیے کمیشن کے ٹول فری نمبر 1043 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے

کمیشن کے اختیارات:-

- ☆ حکومتی پالیسی اور پروگرامز کا معائنہ اور تجاویز
- ☆ پنجاب کے قوانین کا جائزہ اور مساوات کے اقدامات کے لیے تجاویز
- ☆ غور وفکر و عملی اقدامات کے لیے ریسرچ اور ڈیٹا بیس کا قیام ومعاونت
- ☆ غیر ریاستی وغیر سرکار تنظیموں کے ساتھ تعلقات
- ☆ خواتین کے لیے سرکاری، غیر سرکاری و عالمی اداروں سے فنڈنگ کا اہتمام
- ☆ خواتین کے لیے منصوبہ عمل، سالانہ کارکردگی اور بجٹ کی منظوری ومعائنہ
- ☆ عالمی معاہدوں پر عملدرآمد وتوثیق کے حوالے سے اقدامات
- ☆ دیگر اختیارات بشمول عدالت دیوانی کے اختیارات بمطابق قانون ضابطہ دیوانی مجریہ 1908

6.3 انسداد تشدد سنٹر برائے خواتین

- ☆ اس قانون کے تحت ضلع کی سطح پر انسداد تشدد سنٹر قائم کئے جا رہے ہیں جہاں تشدد سے متاثرہ خاتون محض ایک فون کال کے ذریعے، ایک چھت کے تلے یعنی تحفظاتی سنٹر کے اندر ہی فوری طور پر ریسکیو کر کے علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ، قانونی کاروائی بھی کر سکتی ہے۔
- ☆ اس ضمن میں ملتان میں پہلا سنٹر قائم کر دیا گیا ہے۔

6.4 سٹیزن پولیس لائزن کمیٹی

سٹیزن پولیس لائزن کمیٹی کا قیام پولیس آرڈر 2002ء کی شق 168 کے تحت پنجاب میں عمل میں آتا ہے۔

مقاصد:

ا۔ تحفظ عامہ کمیشن کی ٹریننگ اور استعداد کار میں اضافہ کرنے کیلئے

ب۔ دادرسی فراہم کرنے کیلئے متاثرہ شہریوں اور پولیس کے درمیان رابطے کا طریق کار تیار کرنے کیلئے

ج۔ فرائض کی منصفانہ انجام دہی کیلئے تحفظ عامہ کمیشن، پولیس شکایات اتھارٹی اور پولیس کو معاونت فراہم کرنے کیلئے

طریقہ کار:

سی پی ایل سی یا سٹیزن پولیس لائزن کمیٹی کا قیام پنجاب حکومت عمل میں لاتی ہے جس کا مقصد پولیس اور قانون کے نفاذ سے متعلقہ معاملات میں عام لوگوں کو مدد فراہم کرنا ہوتا ہے۔ کمیٹی ایک غیر منافع بخش تنظیم ہوتی ہے اور اسکے ارکان مفاد عامہ کیلئے بغیر کسی معاوضے یا ذاتی مفاد

کے خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

سی پی ایل سی کیسے کام کرتی ہے۔

☆ ایف آئی آر کے بارے اطمینان کہ وہ صحیح طور پر درج ہورہی ہیں اور کوئی شکایت بغیر شنوائی کے تو نہیں ہے

☆ اس بات کا مشاہدہ کرنا کے تفتیشی افسر کی جانب سے کوئی تاخیری حربے تو استعمال نہیں ہورہے

☆ جرائم، قیدیوں اور چوری شدہ گاڑیوں کا ڈیٹا بیس تیار کرنا

☆ ایک خاص عرصہ کے دوران درج کیے گئے مقدمات کے شماریات اکٹھے کرنا

☆ کسی شخص کی بابت کہ وہ تھانہ میں حبس بے جا میں تو نہیں رکھا گیا، ایسے افراد کی رہائی کے لیے قانون کے مطابق کارروائی کرنا

☆ پولیس کو معاونت فراہم کرنا کہ وہ جرائم کی روک تھام کرسکیں

☆ جوا، قمار بازی، قحبہ خانوں و دیگر غیر قانونی کاروبار کے خاتمے کے لئے مدد فراہم کرنا

☆ کسی پولیس افسر کے غیر قانونی عمل کی بابت رپورٹ فراہم کرنا

☆ پولیس سٹیشن میں کام کرنے کی جگہوں کی حالت اور بہتری کے لیے اقدامات کرنا

☆ پولیس اور عوام کے درمیان اعتماد کی بحالی اور غلط فہمیوں کا تدارک کرنا

6.5 سپریم کورٹ کا انسانی حقوق ونگ

سپریم کورٹ آف پاکستان آئین میں درج بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کی صورت میں شہریوں کو فوری اور بلا معاوضہ دادرسی فراہم کرنے کے لئے انسانی حقوق ونگ قائم کیا جو کہ براہ راست چیف جسٹس آف پاکستان کی زیرنگرانی کام کرتا ہے۔

☆ کوئی بھی شہری براہ راست اس ونگ کو درخواست دے سکتا ہے۔

☆ درخواست سپریم کورٹ آف پاکستان کے اسلام آباد کے پتہ پر دی جائے گی۔

☆ درخواستوں کو سماعت کے لئے سپریم کورٹ میں فیکس کیا جاتا ہے اور روایتی طریقہ سماعت سے ہٹ کر فوری طور پر درخواستیں نمٹادی جاتی ہیں اور سائلین کو دادرسی فراہم کی جاتی ہے۔

☆ سپریم کورٹ کے انسانی حقوق ونگ نے کئی عوامی امور کے معاملات میں قانون سازی کی طرف راہ ہموار کی جس میں انسانی پیوندکاری کا قانون 2007ء اور عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی کے انتباہ کا قانون نمایاں ہیں۔

6.6 وفاقی اور صوبائی محتسب:

وفاقی محتسب اہم قومی ادارہ ہے یہ 1983ء میں قائم ہوا، اس کا مقصد وفاقی اداروں میں سرکاری ملازمین کی کارکردگی اور لوگوں کے معاملات میں فوری اور سستے انصاف کی فراہمی ہے۔اس ادارہ کا سربراہ محتسب اعلیٰ ہوتا ہے۔صوبائی سطح پر صوبائی محکموں کے معاملات اور سرکاری ملازمین کی کارکردگی کیلئے صوبائی محتسب کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر محکمہ جاتی محتسب کا تقرر بھی حکومت کرتی ہے جیسے بینکنگ محتسب، ٹیکس محتسب اور ہراساں کیے جانے سے تحفظ کیلئے محتسب وغیرہ۔

صوبائی محتسب کو سادہ کاغذ پر متعلقہ محکمے کی نا اہلی یا غیر ذمہ دارانہ رویے پر درخواست دی جاسکتی ہے، اس کیلئے درخواست دہندہ خود یا بذریعہ وکیل پیش ہوتا ہے اور اپنا مسئلہ محتسب کے گوش گزار کرتا ہے جس پر محتسب متعلقہ محکمے سے شکایت پر جواب طلب کرتا ہے اور دونوں فریقین کا موقف سننے کے بعد فیصلہ جاری کرتا ہے جس کے خلاف متاثرہ فریق گورنر یا صدر کے سامنے اپیل پیش کرسکتا ہے۔

دائرہ کار

☆ پولیس کے خلاف شکایات جیسے ایف آئی آر درج نہ کرنے، مقدمات کی تفتیش نہ کرنے، تفتیش افسر کا اپنے ہاتھ سے ضمنی نہ لکھنا، مجرموں کے ساتھ نرم رویہ رکھنے سے متعلق ہوسکتی ہیں۔

☆ محکمہ تعلیم کے خلاف درخواستیں رزلٹ کارڈ اور رول نمبر جاری کرنے میں تاخیری حربے استعمال کرنے و سرکاری سکولوں میں سہولیات کی عدم دستیابی، سکولوں کی چار دیواری نہ ہونے، پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی، سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی کمی، پنشن کیسوں میں تاخیری حربے استعمال کرنے کے بارے میں ہوسکتی ہیں۔

☆ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے خلاف زیادہ تر شکایات پنشن کیسز تیار کرنے میں تاخیری حربے استعمال کرنے سے متعلق، غفلت اور پنشن رولز سے متعلق معلومات نہ ہونا جیسے مسائل ہیں۔ پیدائش سرٹیفکیٹ، ڈیتھ سرٹیفکیٹ، نکاح نامہ اور طلاق نامہ جاری کرنے میں غیر ضروری تاخیر کی شکایات۔

صوبائی محتسب کا لاہور میں ہیڈ آفس کے علاوہ ملتان، راولپنڈی، سرگودھا اور بہاولپور میں چار ریجنل دفاتر قائم ہیں

محتسب کا ادارہ صرف سرکاری محکموں کے متعلق باز پرس کرسکتا ہے، یہ ادارہ پہلے سے عدالت میں زیر التواء مسائل اور غیر سرکاری اداروں کی بابت کارروائی نہیں کرتا۔

6.7 بار کونسل اور ایسوسی ایشنز کی جانب سے مفت قانونی امداد

لیگل پریکٹیشنر اینڈ بار کونسل ایکٹ مجریہ 1973ء کے تحت مفت قانونی امداد کی فراہمی کیلئے 1999ء میں بنائے گئے رولز کے تحت صوبائی

اور ڈسٹرکٹ سطح پر کمیٹیوں کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے تحت مندرجہ ذیل مقدمات میں ضرورت مند سائل مفت قانون امداد کیلئے پاکستان بار کونسل کو مجوزہ فارم پر درخواست دے سکتا ہے۔ مقدمات جو کہ:

- ☆ حادثات وغیرہ سے متعلق ہوں
- ☆ عائلی قوانین سے متعلق
- ☆ جبری بے دخلی
- ☆ غیر قانونی حراست
- ☆ طاقت کا بے جا یا غیر قانونی استعمال
- ☆ سرکاری اداروں کی طرف سے لا پرواہی اور بے اعتنائی کے معاملات
- ☆ مفاد عامہ سے متعلقہ معاملات
- ☆ دیگر مقدمات جن کو بار کونسلر مفت امداد کیلئے منظور کریں گے۔
- ☆ مفاد عامہ سے متعلقہ معاملات

ڈسٹرکٹ لیگل ایمپارورمنٹ کمیٹی (ڈی ایل ای سی)

غریب اور نادار سائلین کو مفت امداد اور انصاف تک رسائی مہیا کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کے ذریعے ملک بھر میں ہر ضلع کی سطح پر ایک ڈسٹرکٹ لیگل ایمپاورمنٹ کمیٹی تشکیل دی جس کا مقصد غریب اور نادار سائلین کو مفت قانونی امداد مہیا کرنا ہے۔

ڈی ایل ای سی کیسے کام کرتی ہے؟

- ☆ ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اس کا سربراہ ہوتا ہے جبکہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر، صدر بار، سپرنٹنڈنٹ جیل اور سول سوسائٹی کا نمائندہ اس کے ممبران ہوتے ہیں۔
- ☆ سادہ کاغذ پر مفت قانونی امداد کی درخواست کمیٹی کو جمع کروائیں۔

انصاف کی فراہمی کے نگران و دیگر ادارے اور ان تک رسائی کا طریقہ کار

نمبر شمار	ادارہ	فون نمبر/رابطہ/پتہ	طریقہ کار
1	پولیس بشمول شکایت سیل برائے خواتین	8787،15	بذریعہ فون کال یا تحریری درخواست
2	انسداد تشدد سنٹر برائے خواتین	061-6741051 انسداد تشدد سنٹر برائے خواتین ہیڈ کوارٹر ضلع ملتان	متاثرہ خاتون خود سنٹر پر جائے یا اُسے لے جایا جائے
3	ڈسٹرکٹ لیگل ایمپاورمنٹ کمیٹی	دفتر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	سادہ کاغذ پر درخواست چیئر مین ڈسٹرکٹ لیگل ایمپاورمنٹ کمیٹی کے نام
4	وفاقی و صوبائی محتسب	G/5-2 اسلام آباد 042-99211775,1056.1055 obd.reg@ombudsmanpunjab.gov.pk	1: تحریری درخواست فارم (A) پر 2: آن لائن شکایت (ویب سائٹ پر 3: بذریعہ خود یا نمائندہ کے ذریعے 4: دیگر ذرائع
5	سپریم کورٹ کا انسانی حقوق ونگ (آئین میں درج بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کی صورت میں)	سپریم کورٹ آف پاکستان، اسلام آباد	سادہ کاغذ پر درخواست سپریم کورٹ آف پاکستان کے نام
6	ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ	helpdesk@mzc.gov.pk 4/10 سیکٹر پلازہ نیشنل پولیس فاؤنڈیشن بلڈنگ ماؤ اریا سیکٹر G-10/4 اسلام آباد	1 بذریعہ ای میل 2 بذریعہ ڈاک
7	پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین	1043	بذریعہ فون
8	سٹیزن پولیس لائزن کمیٹی	متعلقہ تھانہ یا دفتر ضلعی سربراہ پولیس	متعلقہ علاقے کے لوگ اپنی شمولیت ضلعی پولیس کے سربراہ سے ملاقات کر کے کر سکتے ہیں۔
9	بار کونسل اور ایسوسی ایشنز کی جانب سے مفت قانونی امداد	ضلعی یا تحصیل بارز کے صدور کے دفاتر	سادہ کاغذ پر مفت قانونی امداد کی درخواست
10	پبلک پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ	ہر ضلع میں اس کا دفتر متعلقہ کچہری میں قائم ہے	ہر فوجداری مقدمہ میں پراسیکیوشن کا محکمہ سرکاری وکیل مستغیث/شکایت کنندہ کو دینے کا پابند ہے
11	پنجاب قانونی امداد کی ایجنسی	یہ ایجنسی ابھی تک قائم نہ ہوسکی ہے۔	

پبلک پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب فوجداری معاملات کواحسن انداز میں چلانے کے لئے حکومت پنجاب نے سال2005ء میں پبلک پراسیکیوشن کا محکمہ بنایا جس کا بنیادی مقصد فوجداری مقدمات میں استغاثہ یا شکایت کنندہ کو خدمات فراہم کر کے فوجداری انصاف کے نظام کو شفاف بنانا ہے۔ یہ ایک الگ اور خود مختار محکمہ جس کے اپنے اصول وضوابط ہیں جو کہ سال2006ء میں وضع کئے گئے تھے۔

طریقہ کار

- ☆ پبلک پراسیکیوشن کا دفتر ہر ضلع میں قائم ہے جس کا سربراہ ضلعی پبلک پراسیکیوٹر ہوتا ہے۔
- ☆ ہر فوجداری مقدمہ پولیس اپنی تحقیقات مکمل کرنے کے بعد اس محکمہ کو بھیجتی ہے جو کہ باقاعدہ چھان بین کے بعد چالان متعلقہ عدالت یا مجسٹریٹ کو دفعہ 173 ضابطہ فوجداری کے تحت بھجواتی ہے۔
- ☆ عدالت میں ہر مستغیث یعنی شکایت کنندہ کی طرف سے یہ محکمہ اپنا سرکاری وکیل مفت مہیا کرتا ہے جس کا کام فوجداری مقدمہ میں نامزد ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانا/یعنی سزا دلوانا شامل ہوتا ہے۔

پنجاب قانونی امداد کا ایکٹ 2018ء

حکومت پنجاب نے مفلس اور نادار لوگوں کو مفت قانونی امداد مہیا کرنے کے لئے سال2018ء میں قانونی امداد کا ایکٹ نافذ کیا جس کے تحت ایک قانون امداد کی ایجنسی قائم کرنے کی سفارش کی گئی۔ جس کا کام قانونی امداد مہیا کرنے کے لئے اصول وضوابط و قواعد وضع کرنا، حکومت اور دوسرے محکموں کو منصفانہ سماعت اور مناسب عمل کے لئے مشورہ دینا، قانونی امداد مہیا کرنے کے لئے فیسوں اور دیگر معاملات کا انتظام کرنا شامل ہیں۔

قانونی امداد کا حق دار کون؟

اس ایکٹ کے تحت مندرجہ ذیل افراد قانونی امداد کے حق دار ہیں:۔

- ☆ مفلس اور نادار افراد (مرد یا خواتین)

ایجنسی سادہ کاغذ پر قانونی امداد کی درخواستیں وصول کرے گی اور قانونی امداد مہیا کرنے کا فیصلہ کرے گی۔

سیشن نمبر 7

خواتین اور بچوں کے تحفظ کی کمیٹی

مقاصد:۔

☆ خواتین اور بچوں کو کمیٹی کی اہمیت کے بارے میں بتانا

☆ کمیٹی کے بارے میں تفصیلات بتانا

☆ پائیداری کے عمل کے بارے شرکاء کو آگاہ کرنا

☆ خواتین میں قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنا

درکار سامان:۔ ہینڈ آؤٹ، ملٹی میڈیا، مارکرز، چارٹ

درکار وقت:۔ 30 منٹ

خواتین اور بچوں کی کمیٹی کیوں ضروری ہے۔

اجتماعی سوچ کے عمل سے شرکاء سے پوچھا جائے گا کہ انفرادی عمل کیا ہے اور اجتماعی عمل کیا ہے اور بڑے مسائل اجتماعی کوششوں سے حل ہوتے ہیں۔

تمام شرکاء کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں پہلے سے موجود کمیٹیوں کے بارے میں سوچ کے عمل کے ذریعے معلوم کریں کہ کتنی کمیٹیاں کام کر رہی ہی اور ان کا کیا کردار اور کامیابیاں ہیں

خواتین اور بچوں کے تحفظ کی کمیٹی

خواتین اور بچوں کے تحفظ کی کمیٹی کے مقاصد علاقے میں خواتین اور بچوں کے تحفظ کی کمیٹی کا مقصد، خواتین اور بچیوں کی کم عمری کی شادی کی روک تھام اور علاقے میں شعوری آگاہی بیدار کرنا جس سے لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور خواتین اور بچوں کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے گا۔

کمیٹی کے خدوخال

یہ کمیٹی 8 سے 10 افراد پر مشتمل ہوگی جس میں زیادہ تعداد خواتین کی ہوگی اور اس کمیٹی میں ایک نمائندہ ممبر بھی ہوگا جس کو فوکل پرسن کہا جائے گا۔ کمیٹی ہر دو ماہ بعد اجلاس کیا کرے گی جس میں ممبران علاقے میں ہونے والی شعوری آگاہی پر بات کریں گے اور کمیٹی کی کارکردگی

کا جائزہ لیں گے۔ اجلاس کی کاروائی رجسٹرڈ میں لکھی جائے گی اور میٹنگ کی دو یا تین تصاویر بھی بنائی جائیں گی۔ کمیٹی ممبران اور علاقے میں آنے والے وزٹر کو اپنی کمیٹی کی کارکردگی بھی پیش کیا کریں گے۔

کمیٹی کا کردار اور ذمہ داریاں

- خواتین اور بچیوں میں شعوری آگاہی بیدار کرنا تاکہ وہ اپنے حقوق جان سکیں۔
- اپنے علاقے میں معلومات کا تبادلہ کریں یعنی آگاہی دوسرے لوگوں تک بھی پہنچائیں۔
- خواتین اور بچوں میں قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنا۔
- کمیٹی کا اجلاس ہر دو ماہ بعد منعقد کرنا۔
- ممبران کمیٹی میں صنفی مساوات کے بارے میں آگاہی بیدار کرنا۔
- کمیٹی ممبران کی صلاحیتوں کو بڑھانا۔
- علاقے میں خواتین اور بچیوں کی جبری شادی کی روک تھام کیلئے شعور و آگاہی بیدار کرنا۔
- کم عمری اور جبری شادی کی روک تھام کیلئے عملی کوششیں کرنا۔
- علاقے میں ایک متحرک گروپ کے طور پر کام کرنا۔
- کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کرنا اور گفتگو میں اپنی رائے شامل کرنا۔
- ہر میٹنگ کی کاروائی رجسٹرڈ میں درج کرنا۔

PRWSWO

پاکستان رورل ورکرز سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن (PRWSWO)

ہاؤس نمبر 73 گلی نمبر 4، قاسم ٹاؤن نزد پولیس لائن بہاولپور۔ فون: +92-62-2282442

ای میل: prwswobwp@gmail.com ویب: www.prwswo.org.pk

Women's Voice & Leadership (WVL) Pakistan
This project is funded by the Government of Canada
through Global Affairs Canada